© rasailojaraid.com

سیرت و سوانح

امام سعید بن عبدالعزیزؒ

تحریر: عبدالرشید عراقی

امام سعید بن عبدالعزیزؒ کا شمار شام کے نامور محدثین اور فقہاء میں ہوتا ہے۔ آپ نے اجلہ تابعین سے اکتساب فیض کیا' اپنی ذہانت و فطانت' عدالت وثقاہت اور غیر معمولی حافظہ کی نعمت سے سرفراز ہونے کی وجہ سے تمام علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کرلی۔ خاص طور پر تفسیر' حدیث اور فقہ میں وہ کمال حاصل کیا کہ ان کا شمار شام کے کبار علماء میں ہونے لگا۔ تفقہ' دیانت اور تبحر علمی میں ان کو شام میں وہ مقام حاصل تھا جو مدینہ میں امام مالک بن انسؒ کو حاصل تھا(۱)۔ امام اوزاعی جو شام کے جلیل القدر محدث' فقیہہ اور نامور مفتی تھے' ان کے علم وفضل کے معترف تھے۔ اگر کوئی شخص ان سے امام سعید بن عبدالعزیز کی موجودگی میں کوئی مسئلہ دریافت کرتا تو فرماتے:

سلوا ابا محمد سعید بن عبد العزیز (۲)

''ابو محمد سعید بن عبدالعزیز سے سوال کرو''۔

امام ابو محمد سعید بن عبدالعزیز بحرین کے رہنے والے تھے۔ ۹۰ ھ میں پیدا ہوئے لیکن زندگی کا بیشتر حصہ دمشق میں گزرا۔ ان کے اساتذہ میں ہرفن کے ماہرین کی کافی تعداد ملتی ہے۔ مشہور اساتذہ میں امام مکحول اور نافع مولیٰ ابن عمرؓ' قتادہ اور ابن شہاب زہری شامل ہیں۔ اور تلامذہ میں عبداللہ بن مبارک' عبدالرحمٰن بن مہدی' وکیع بن الجراح اور یحییٰ بن سعید القطان جیسے نامور محدثین کے نام ملتے ہیں۔ (۳)

تبحر علمی

علوم اسلامیہ یعنی تفسیر قرآن' حدیث نبوی ﷺ اور فقہ میں ان کا مرتبہ ومقام بہت بلند تھا۔ حدیث میں ان کے مقام ومرتبہ کے بارے میں حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

لیس بالشام اصح حدیثا منه (۴)

''شام میں ان سے زیادہ صحیح الحدیث کوئی نہ تھا''۔

© rasailojaraid.com

فقہ میں ان کا مرتبہ و مقام بہت ہی بلند تھا۔ امام اوزاعی کے بعد شام میں ان سے بڑا کوئی اور عالم نہیں ہوا۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں امام ابو حاتم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

لا اقدم بالشام بعد الاوزاعی علی سعید احدا[5]

''میں شام میں اوزاعی کے بعد فقہ میں سعید بن عبدالعزیز پر کسی کو فوقیت نہیں دیتا''۔

آپ کا لقب ''فقیہہ الشام بعد الاوزاعی'' مشہور ہو گیا تھا۔

عدالت وثقاہت

ائمہ جرح وتعدیل نے باتفاق آپ کی عدالت وثقاہت، حفظ وضبط اور امانت ودیانت کو تسلیم کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے امام ابن حبان کی کتاب الثقات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:

کان من عباد اهل الشام وفقهاء هم ومتقيهم فی الديانة[6]

''وہ شام کے عباد، فقہاء اور صاحب دیانت علماء میں سے تھے''۔

عبادت وریاضت

علم وفضل کے ساتھ ساتھ تقویٰ وطہارت اور زہد وورع میں بھی ممتاز تھے۔ علم کے ساتھ عمل کا مجسم پیکر تھے۔ بہت زیادہ عبادت گزار تھے۔ خشیت الٰہی ان کی زندگی کا پرتو تھا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیل رواں جاری ہو جاتا۔ خود فرمایا کرتے تھے:

ما قمت الی صلوة الا مثلت لی جهنم[7]

''جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم اپنے اصلی روپ میں میرے سامنے آ جاتی ہے''۔

وفات

خلیفہ مہدی کے دورِ حکومت میں تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں ۱۶۷ھ میں دِمشق میں وفات پائی۔[8]

حواشی

۱) شذرات الذہب، ج ۱، ص ۲۶۳
۲) تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹
۳) تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۵۹
۴) تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹۸
۵) تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۶۰
۶) تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۶۰
۷) شذرات الذہب، ج ۱، ص ۲۶۳
۸) تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹۸

© rasailojaraid.c